ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

الحمد للہ والمنہ کہ ان ایام فرخندہ انجام میں تصنیفات حضرت زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین
غواص بحر وحدانی مولانا حضرت شاہ غلام جیلانی صاحب قبلہ قادری قدس سرہ العزیز
مشائخ قصبہ میدک المتخلص بہ تسلیم رسالہ مقبول سبحان الموسوم بہ

بحر عرفان

المعروف بہ

مناجاتہائے تسلیم

بفرمائش کمترین محمد فخر الدین خطیب قصبۂ میدک ضلع اندور و صیغہ دار و دفتر ناظم محکمۂ
علاقۂ صرف خاص حبیب الرحمن کے حسن اہتمام سے

مطبع محبوب شاہی میں طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مناجات اکبر

اے ملک و مالکِ ملک و ملک — مالکیت میں تری ہے کسکو شک
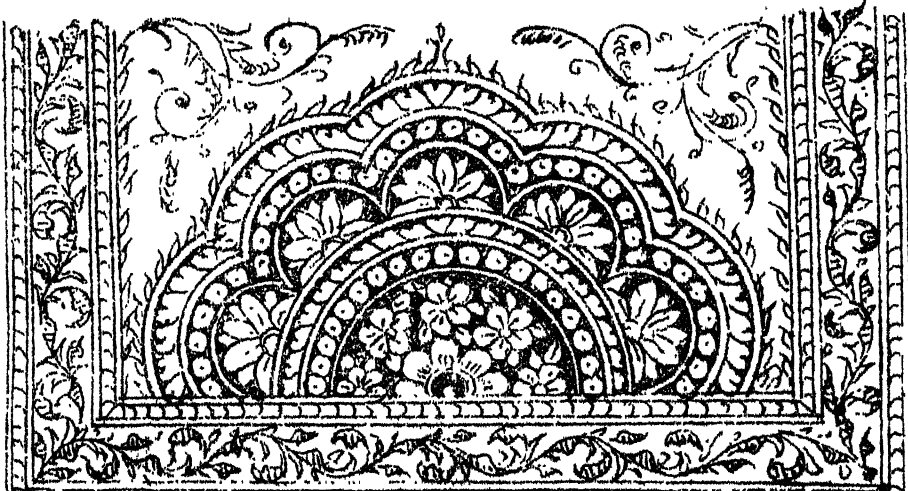
شک جو کیا کافرِ مطلق ہوا — حق جو کہا خواستۂ حق ہوا

اے ملکِ معشرِ جن و بشر — تیری ہی تقدیر سے ہے خیر و شر

ذات اگرچہ کہ تری ایک ہے — خالقِ افعال بد و نیک ہے

شر سے تو راضی نہیں پر خیر سے — جون خوش و ناخوش حرم و دیر سے

روح و دل و نفس و جسد چار ہیں — خالقِ افعال نہ مختار ہیں

راہ سے نزدیک ہین یا دور ہین
پر تری قبضہ ہی مین مجبور ہین

کون ہے بے تیرے کہ دم لے سکے
راہ وجود اور عدم لے سکے

کوئی بلند اور کوئی پست ہے
پر تری ہستی ہی سے سب ہست ہے

ہے تری خواہش سے زوال و کمال
ہے تری جلوہ سے جلال اور جمال

تیرے سوا غم نہین شادی نہین
بے تری کفور نہین وادی نہین

تیرے سوا زندگی کرتا ہی کون
تیرے سوا مار کے مرتا ہی کون

بے تری ہنستا ہی نہ روتا کوئی
بے تری جگتا ہی نہ سوتا کوئی

بے تری الجھائے نہ الجھے کوئی
بے تری سلجھائے نہ سلجھے کوئی

کام ترا خیر سے خالی نہین
اور تری تدبیر خیالی نہین

کوئی تری ہاتھو نسے پامال ہی
کوئی تری باتو نسے خوشحال ہی

کوئی ترے حسن کا دیوانہ ہی
کوئی تری شمع کا پروانہ ہے

کوئی تری قہر سے مقہور ہے
کوئی ترے مہر سے مسرور ہی

ہجر کے مجلس مین کوئی بند ہی
وصل سے تیرے کوئی خرسند ہی

گل کو گلستان مین ہنساتا ہی تو
دشت مین بلبل کو رلاتا ہے تو

مہر سے تیرے ہی ہدایت کا زور
قہر سے تیرے ہی ضلالت کا شور

نور سے تیرے ہی منور کوئی ہی کہیں ظلمت سے مکدر کوئی

بھید سے تیرے کوئی آگاہ ہی راہ سے تیری کوئی گمراہ ہے

کوئی وہاں وارثِ فردوس ہی نار میں کرتا کوئی افسوس ہی

ہی کہیں ظلمت کہیں مصباح ہی قفل کہیں ہی کہیں مفتاح ہی

نور کہیں ہی تو کہیں نار ہے مور کہیں ہی تو کہیں مار ہے

زخم کہیں ہی تو ہے مرہم کہیں ہی کہیں باہم تو ہی برہم کہیں

صبح کہیں ہی تو کہیں شام ہے صید کہیں ہی تو کہیں دام ہے

راہ کہیں ہی تو ہے منزل کہیں سہل کہیں ہی تو ہی مشکل کہیں

کوئی ہی خادم کوئی مخدوم ہے کوئی ہی محرم کوئی محروم ہے

کوئی ہی قاصد کوئی مقصود ہی کوئی ہی شاہد کوئی مشہود ہے

روح کہیں دل کہیں اور تن کہیں گل کہیں بلبل کہیں گلشن کہیں

کیجئے اس امر میں گر غور کچھ ہی یہی جو کچھ ہی نہیں اور کچھ

گرچہ یہ سب کچھ ہے مگر کچھ نہیں کام ہی گھر والے سی گھر کچھ نہیں

گرچہ ہر اک شی کا ہی نیارا ظہور پر تری جلوہ کا ہی سارا ظہور

املاک افلاک و زمین تو ہی ایک لاکھ مکانوں کا مکین تو ہی ایک

نام ہمارا ہے فقط نام کو
کام ہمارا ہے فقط کام کو

ہم نہ کسی نام کے نہ کام کے
کام کے ہیں بھی تو فقط نام کے

اور جو آجائے تصور کہیں
نام کو بھی نام کے لائق نہیں

نام ہمارا ہے ترے نام سے
کام ہمارا ہے ترے کام سے

نام جہاں تک ہے ترا نام ہے
کام جہاں تک ہے ترا کام ہے

کونسی جا ہے کہ تو حاضر نہیں
کونسی شے ہے کہ تو ناظر نہیں

کون ہے جو نہیں کیا مری مقدور ہے
بندہ تو معذور ہے مجبور ہے

ایک ہے مالک تو ہی مختار ہے
کچھ نہ کسی سے تجھے درکار ہے

تجھکو کسی سے نہیں وابستگی
تجھ سے کسیکو نہیں وارستگی

تجھ سے جو دل بستہ ہے آزاد ہے
تجھ سے جو وارستہ ہے ناشاد ہے

تجھکو سزاوار ہے کبر و منی
سب ترے محتاج ہیں تو ہے غنی

تو ہے خدا تجھکو انا چاہئے
بندوں کو لا علم لنا چاہئے

ہے غرض اس عرض سے مطلب یہی
قبض و تصرف میں ہیں تیرے سبھی

میں بھی ہوں مقبوض ترا اے کریم
وہ متصرف ہوں کہ تو ہے علیم

کرتا ہوں اب عرض مرا مدعا
ہو تو مری مقبول خدایا دعا

سننے کی عادت ہی خدایا تری / کون سنے جب نہ سنے تو مری

کس سی کرون عرض مرا مدعا / بے ترے ای میرے مجیب الدعا

عرض ہی اے مالک ہر دوسرا / تیرے سوا کون ہی والی مرا

والی ہی میرا مرا وارث ہی تو / بے مری چارہ مرا باعث ہے تو

تو مرا باعث ہی مین مبعوث ہون / تو مرا وارث ہی مین مورث ہون

چارہ ہی سو کرکچہ مجھے چارہ نہین / بے ادبی کا مجھے یارہ نہین

تو ہی سزاوار عطا و کرم / مین ہون گرانبار خطا و ستم

ہون وہ گنہگار کہ ثانی نہین / تجھسے مرا عیب نہانی نہین

پر تری ستاریت ای پردہ پوش / بندش کے بدلے مجھے دیتی ہی نوش

محض کرم مفت عنایت ہے یہ / مہر ہے رحمت ہی رعایت ہی یہ

بندہ نوازی ہی نوازش ہی یہ / بندہ نوازا تری بخشش ہی یہ

لطف ترا رحمت پاینده ہے / بندہ نوازی تجھے زیبندہ ہی

قلزم رحمت کو جب آجائی جوش / حشر مین دوزخ کے اُٹھ جای ہوش

جب تری بخشش کا ہو بازار گرم / ہو عمل نیک سی نیکو نکو شرم

ہو لینگے حسرت سی بصد انتباہ / کاش ہمارے سے بھی ہوتا گناہ

جسکو ترے ساتھہ گمان نیک ہے
بس وہ یہان نیک وہان نیک ہے

تیری قسم تیرے سوا اور تو کون
ای مرے اللہ مرا والی ہی کون

تو جسے چاہا اُسے چاہین سبھی
تو جو نہ چاہو تو نچاہین کبھی

کون دو عالم مین ہی اہو دادرس
بے ترے مظلومونکا فریادرس

جب ترا ارشاد ہے اَمَّنْ یُّجِیْبُ
تجھسے ہو فریاد مری ای مجیب

نفس مرا مجکو ستانے لگا
نفس کے ہاتھون مین ٹھکانے لگا

شرک خفی شرک جلی سے بچا
بدنظری بدعملی سے بچا

راہ نمائی تری تدبیر ہے
جادہ نوردی مری تقدیر ہے

یہ نہین ممکن کہ چلین راہ پر
اندہون کا بینا جو نہو راہبر

بے بصری مین ہون اگرچہ اسیر
کیون نہ ملے راہ کہ تو ہے بصیر

راہ ترے ملنے کی بتلا مجھے
منزل مقصود کو پہنچا مجھے

رابطۂ فکر کا رابط رہون
ضابطۂ ذکر کا ضابط رہون

سینہ مصفا مرا کینے سے ہو
دور کدورت مرے سینے سی ہو

دام ہوس سے مجھے آزاد کر
بس مری بس سی مجھے آزاد کر

مجکو تری یاد مین دل شاد رکھہ
الفت اغیار سے آزاد رکھہ

جبتلک اس تن میں بیجان رہے — تنہا ہو یا طرف یکسان رہے

دیکھے تارے کئے دل سے نجات — تا وہ رہے جلوہ گہ کائنات

سیر دو عالم کی اسی دل میں ہی — شمع تمنا اسی محفل میں ہے

عمر اگر جائے ہوس میں گذر — ہے تہی جام نہیں آتا نظر

روح کو جبتک نہ کشش ہو تری — تجھکو کہاں پاس تمنا مری

ذکر میں دو اپنے مجھے بیخودی — تا یہ نکل جائے مرے لیے خودی

دل ترے ملنے کی ہوس میں رہے — نفس مرا میرے بس میں رہے

کرتا ہوں ہر چند تری بندگی — لیک بصد جبر و پراگندگی

ذائقہ ذکر زبان میں نہیں — فکر کی لذت دل و جان میں نہیں

دل نہیں لگتا تری توحید میں — آنکھ جبتک جالی ہو وادید میں

سینہ مرا بھر گیا وسواس سے — تنگ ہے دل فتنۂ خناس سے

ہوں وہ پریشان کہ تسلی نہیں — ہوں وہ مکدر کہ تجلی نہیں

حق نہ شناس ہوس آگندہ ہوں — بندہ ہوں رماندہ ہوں شرمندہ ہوں

آنکھ مری بند ہے واحسرتا — ای مرے ہادی مجھے رستہ بتا

جرم و خطا سے تو مرے درگذر — رحم سے کر حال پہ میرے نظر

ہون متمنی ترے دیدار کا — ہون مترصد ترے اسرار کا
کوئی جلالی ہی جمالی کوئی — نور سے تیرے نہین خالی کوئی
جان لیا انفس و آفاق کو — دیکھ لیا جفت کو اور طاق کو
سب یہ وسائط ہین اضافت کی ساتھ — ستر لطافت ہین کثافت کی ساتھ
پردے ہین جلمن ہین قنادیل ہین — حرف ہین جملے ہین تعالیل ہین
لیک ترا جلوہ جو در پردہ ہے — ہر یک اُسی جلوہ کا پروردہ ہے
صورت با صورت معنا ہے تو — قادر مطلق ہی یگانا ہے تو
گو ہی ترا رنگ اسی رنگ مین — پر نہین ظاہر تو کسی رنگ مین
گر شب دیجور مین مور سیاہ — سنگ سیہ پر ہو روان جون نگاہ
اس سے بھی مخفی تو ہر اک شئی مین ہے — صوت نائی مین صدائے نئے مین ہے
بس یہی ہو کا ہی غضب ربنا — ہی یہی غفلت کا سبب ربنا
عقل کو اس جا سے رسائی نہین — تا نظر بے من و مائی نہین
بے سمجھی سے یہ اُلٹ پھیر ہے — صاف اُجالا ہی اور اندھیر ہے
ہی وہ تجلی ترے دیدار کی — ہی وہ لطافت ترے اسرار کی
بے بصری سے ہے بصر معترف — بے خبری سے ہے خرد کو شرف

علم ہے لاعلمی عارف یہان | فہم ہے نافہمی واقف یہان
یہ نہ ریاضت سے نہ طاعت سے ہے | محض ترے فضل و عنایت سے ہے
دور کر اسے زنگ برار دوئی | آئینۂ دل سے غبار دوئی
عاقبت اندیش اگر دل نہین | ذکر کے اور فکر کے قابل نہین
دلکو مرے معرفت اندیشہ کر | اور مجھے الفت مین وفا پیشہ کر
بہرِ نبیؐ عربی ربنا | واسطۂ آل نبیؐ ربنا
حرمتِ اصحابِ رسولِؐ کریم | حرمت احباب حبیبؐ رحیم
حسن کا اپنے مجھے شیدا بنا | دور مرے سے ہو مرا مین بنا
دلکو ہو رغبت تری توحید کی | آنکھونکو لذت ہو تری دید کی
مکر سے اپنے مجھے محفوظ رکھہ | ذکر سے اپنے مجھے محظوظ رکھہ
بے ادبی کی نہین تہمت اگر | عرض ہی تجھسے مرے اے دادگر
جب ترے یہ سب کچہ ہی تو ہم کون ہین | مورد قہر اور کرم کون ہین
کون ہون کسکام کا ہون کیا ہون تو | ناتو بجا ہون نہ تو بیجا ہون مین
گر مین بجا ہون تو یہ بیجا ہی غرور | گر کہون بیجا ہی بجا کوئی اور
جسم مین تو روح مین تو دل مین تو | نار مین تو نور مین تو ظل مین تو

گل میں ہو تو رنگ میں تو بو میں تو
ہو تو یوں ہی پر نہیں کچھ کیف و کم
پردہ کشائی تری عادت نہیں
تجکو خوش آتی نہیں بے پردگی
خیر ہے تسلیم کہ ہر آئے ہم
آتا ہو باطن سے پیام ادب
دم جو یہاں مارے ہیں مارے گئے
یاں نہیں منظور رم بے قدم
سیکڑوں اس راہ میں بل کھا گئے ہیں
دخل نہیں بوالہوسونکو یہاں
سہل نہیں ہے سفر اس راہ کا
یہ وہ سفر ہے کہ حضر یاں نہیں
چاہئے اس راہ میں دیوانگی
زندہ دلونکو نہیں ذلت یہاں
زندہ دلونسے ہوئی بستی یہاں

کون ہے میں تو میں ہو میں ہیں تو
سردی و نم آتش و گرمی بہم
پردہ دری کی تجھے طاقت نہیں
مجکو بھی بھاتی نہیں بے پردگی
چلئے ادھر کیجئے ادھر آئے ہم
بے ادبا ہے یہ مقام ادب
سیکڑوں سرتن سے اتارے گئے
راہ سے ہو دور دم بے قدم
ٹھوکریں کھا کھا کے پلٹ آئے ہیں
بار نہیں خود نفسوں کو یہاں
ہے یہ سفر عارف باللہ کا
یہ وہ حضر ہے کہ سفر یاں نہیں
کام نہیں آتی ہے فرزانگی
مردہ دلونکو نہیں عزت یہاں
مردہ دلونکو نہیں ہستی یہاں

یان دل تمدیدہ کی تقریر ہے — نیک برے خواب کی تعبیر ہے
کوئی ادہر سے ادھر آتا نہین — بیخبر آجائے تو جاتا نہین
کوئی خبر وانکی سناتا نہین — کوئی پتا وان کا بتاتا نہین
دور سے بھی گھر نظر آتا نہین — کشور دلبر نظر آتا نہین
خون کے دریا سے جو ہی ہمکنار — سہل نہین ہی کہ اتر جائین پار
زندگی وان اور ہی کچھ اور ہے — شام وہان اور سحر اور ہے
عیش وہان اور مزا اور ہے — وان کی ہوا اور فضا اور ہے
دیکھتے ہین مردے سبھی زندے وہان — اور اڑتے ہین بے پر کے پرندے وہان
بیخبری جبتلک آتی نہین — جلوہ دیدار دکھاتی نہین
جسکو خبر بے خبری کی نہین — اوسکو نظر جلوہ گری کی نہین
نا وہان جینا ہی نہ مرنا وہان — راہ نظر سے ہے گذرنا وہان
مرحلہ در مرحلہ چلتے چلو — دور کی منزل ہی سنبھلتے چلو
اسلئے کرتا ہون زبان اپنی بند — ہے وہی بہتر جو تجھے ہو پسند
ہے ادب اس راہ مین نام حیا — عرش سے بالا ہے مقام حیا
اے ملک و مالک پست و بلند — اب یہی کہتا ہی دل دردمند

جب ملک الموت مرا آئے وقت — تیری طرف آنیکا آجائے وقت
دلکو جب آجائے وطن کا خیال — چھوڑدے اس خاکہ تن کا خیال
زہر چشی سختی سکرات ہو — مستعد عزم سماوات ہو
اہلِ فلک جب مجھے لینے کو آئین — تیرے طلبنامہ کا مطلب سنائین
وہ سفر اور فرقتِ اہل و عیال — وہ طپش اور وحشتِ رنج و ملال
وہ تڑپ اور ہوش ربائی کا وقت — اہلِ محبت سے جدائی کا وقت
وہ ملک الموت کے آنیکا روز — گھر سے طرف گور کے جانیکا روز
اور وہ رخصت مرے ہونیکا دن — اور وہ گھر والونکے رونیکا دن
موت کی شدت سے نہ مہلت ملے — ذائقۃ الموت کی لذت ملے
زور کرے جب نفسِ واپسین — فکر کی حالت ہو کہین کی کہین
جسم سراپا مرا بیکار ہو — روح سفر کے لیے تیار ہو
جبکہ یہ اسباب نمودار ہو — اے مرے مالک تو مددگار ہو
دور کر ابلیس لعین کی بدی — دم کی شہادت کی بتا شاہدی
دل سے تری شکرگذاری رہے — نام زبان پر ترا جاری رہے
یاد مین تیری سب مجھے مصروف رکھ — اور صفتِ دید سے موصوف رکھ

گرچہ قیامت پہ ہے وعدہ ترا — پر مجھے دیدار ترا یان بتا

یان جو تری مجکو نہ پہچان ہو — وان ترا کس وسے مجھو دھیان ہو

تجکو جو دیکھا نہین جاتا نہین — دیدۂ بینا دل دانا نہین

دیکھ سکے تجکو وہ دیدہ کہان — پا سکے تجکو وہ رسیدہ کہان

بس تپ فرقت سے بیتاب ہون — تشنہ لب شربت دیدار ہون

جب لمن الملک جلالت پہ آئے — کوئی نہ مرسل نہ ملک سر اٹھائے

پھر ترا محبوب حبیب بشیر — صاحب لولاک و سراج منیر

سرور کونین شفیع الامم — مظہر انوار حدوث و قدم

احمد مختار نبی الورا — سید ابرار شہ دوسرا

جب تجھی ای مالک یوم التناد — وعدہ فترضی کا دلاویگا یاد

عاصیونکو دیکھ اسیر سعیر — ہوئیگا درماندون کا وہ دستگیر

پھر تو شفاعت کا ہو غل حشر مین — نشر ہو رحمت تری کل حشر مین

عاصیونکے جب یہ کہین گے نصیب — مجکو شفاعت سے نکر بے نصیب

تیرے سوا دلکو ہوس کچھ نہین — خاتمہ بالخیر ہے بس کچھ نہین

بندہ ہون پابستۂ تسلیم ہون — شیفتۂ احمد بے میم ہون

اَسْئَلُ یَا رَبِّ مِنْ اَفْضَالِہٖ — صَلِّ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ

تیرے نبی پر جو ہین اصل وجود — حشر تلک بھیج سلام اور درود

آل اور اصحاب پر اُنکے تمام — تا بہ قیامت ہو ہمارا سلام

مناجات اوسط

اِلٰہَ العَالَمِینَا ذَالَکَ الْحَمْدُ — لَکَ الْحَمْدُ لَکَ الْحَمْدُ لَکَ الْحَمْدُ

اِلٰہِی اِنَّکَ رَبٌّ جَلِیْلٌ — اِلٰہِی اِنَّنِی عَبْدٌ ضَلِیْلٌ

اِلٰہِی اَنْتَ لِی نِعْمَ الْوَکِیْلَا — اِلٰہِی دُلَّنِی خَیْرَ الدَّلِیْلَا

اِلٰہِی اَنْتَ رَزَّاقِی وَرَبِّی — اِلٰہِی اَنْتَ مَوْلَائِی وَحَسْبِی

اِلٰہِی اَنْتَ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ — اِلٰہِی اَنْتَ سَتَّارُ الْعُیُوْبِ

اِلٰہِی یَا اِلٰہِی یَا اِلٰہِی — کرم سے دور کر میری تباہی

بہ نعلینِ رسول اللہ یا رب — عطا کر مجکو میرے دلکا مطلب

محیط اپنے کرم کا ابر کردے — مری امید کے چشمونکو بھر دے

اگرچہ ہی تری عادت مین داخل — نہین سنتا ہون جبتک کہ سائل

زبان سے بولے یا وہ دلسے بولے — در زاری و قفل عجز کھولے

مگر مین کیا کہون جو مدعا ہے — تری ہی اے خدا پوشیدہ کیا ہے

تڑپ رہا ادھر ہوں نا ادھر ہوں — پریشان در بدر ہراساں ہوں ادھر ہوں

نہ راحت روح کو نا جی کو ہے چین — کہ ہوں میں در پریشانی کے مابین

اُدھر دل کو ہے تیرے فکر گھیرے — اِدھر دنیا کی گھیرے ہے اندھیرے

دوآبہ میں ترا بندہ پھنسا ہے — ادھر نفس اور اُدھر دل کھینچتا ہے

کروں کیا عرض حال اپنا الٰہی — ہے چھائی دل پہ عصیاں کی سیاہی

گئی جب خواب غفلت میں گذر شب — گجر بجنے لگے آنکھیں کھلیں تب

جوانی کو جو دیکھا میں پلٹ کر — ہلال آسا دکھی جوں ماہ گھٹ کر

کہا میں اے جوانی کیا ہوا حال — کٹے دن ہو گئی غفلت میں پامال

کیا تو نے مجھے غفلت میں برباد — بہت کرتا رہیگا تو مجھے یاد

نہیں ملتی ضعیفی اور جوانی — سلام اب سے کہ میں جاتی ہوں جانی

جوانی ہو گئی رخصت میں رو دیا — کہ کیا گوہر نایاب کھویا

جوانی جا چکی آئی ضعیفی — توانائی میں میری پڑ گئی ٹی

کروں کیا اب کہاں طاقت ہے باقی — ضعیفی کی فقط نوبت ہے باقی

ہوا پر ہے بنا جب دم کی بنیاد — الٰہی عمر یہ بھی ہوگی برباد

سہارے میں ترے آیا ہوں یارب — تو رحم سے بچا لیگا مجھے کب

مین مجرم ہون مین قابل ہون عتابکے — الٰہی عفو کر میرے معاصی

کرم سے سن مری فریاد یا رب — مجھے کر فکر سے آزاد یا رب

تری الفت مرے دلکو عطا کر — مجھے اپنا الٰہی آشنا کر

ترے خوف اور محبت مین مجھے رکھ — خداوالونکی صحبت مین سب مجھے رکھ

شریعت اور طریقت مین رہون مین — یہ دو قالونکی گت مین رہون مین

اگرچہ کچھ ترے پر حق نہین ہے — کہ بندونکے مقاصد سب ہی طے

مگر عادت ہی تیری فضل تیرا — جو بر لاتا ہے بندونکی تمنا

خداوندا تو بے پروا ہی رب ہے — جسے پروا نہین بندہ وہ کب ہے

جہان بندہ وہان پروا ہی پردہ — وگرنہ بندیکو پھر کیا ہے پردہ

ملایک مین بشر مین فرق کیا ہی — اسی پروا کا یک پردہ پڑا ہے

کہا یہ بات گو مین آسرے سے — مگر انکو بھی ہی پروا ترے سے

نہین یا رب تجھی پروا کسی کی — ہو تجھپر حق شناسی یا کسی کی

تو کرتا ہی جو فرش مدعا طے — فقط یا رب یہ تیرے فضل سے ہے

سنے یا نا سنے کچھ حق نہین ہے — کسی کا تجھپہ حق مطلق نہین ہے

خدا تو ہی خدا کو کیا ہے پروا — مین بندہ ہون فقط بندہ ہی پروا

اگر تجکو نہین بندہ کے پروا — تو کردے بندہ بندیکی تمنا
بتا میرا ابتا جو کچہ کہ ہون مین — کہ مین بھی تجھسا مستغنی رہون مین
وگرنہ ہے یہان جبتک یہ مظہر — مین بندہ ہون ترا تو بندہ پرور
حیا ہوتی ہے دامنگیر میری — الٰہی عفو کر تقصیر میری
مرے حاجت روا حاجت روا کر — طبیب دل مرے دلکی دوا کر
مرے دلکی مرادین دے الٰہی — روا کر حاجتین میرے الٰہی
خداوندا مری امید برلا — کدہر جاؤن تو فرما دے اگر لا
کدورت سے تو خالی دلکو کر دے — صفائی سے مرے سینہ کو بہر دے
ہے جبتک جسم مین دم یا الٰہی — تری الفت کا دے غم یا الٰہی
تو بے پروا مجھے تجسے ہے پروا — تو بندی پر کرم کی کر نظر وا
تو بے پروا مجھے پروائے رحمت — مین خاشاک اور تو دریائے رحمت
مجھے دریائے رحمت مین ڈبو دے — سیاہی ساری میرے دل سے دہو دے
یہ سب کچہ تو ہے مین کیا ہون الٰہی — مین یک ناچیز بندا ہون الٰہی
نہین کچہ ہے تری ای بندہ پرور — ہے ذرہ ذرہ تیرا جلوہ پرور
تو ہے موجود خالی مین بہرے مین — تری خشکی مین سوکہی مین نہرمین

نظر مین گوش مین منہ مین زبان مین | جگر مین قلب مین قالب مین جان مین
تجلی ہی تری تاثیر تیری | تری تدبیر اور تقدیر تیری
ترا جلوہ ہے بس ہر جسم و جان مین | عیان مین ظاہر اور باطن نہان مین
چمن مین گل ہی گل مین رنگ و بو ہے | کمان مین تیر ہی یہ مین تو ہی تو ہے
کہ یعنی مین نہین تو ہے الہی | ہر اک گل مین تری بو ہے الہی
مگر ہر ایک مظہر مختلف ہے | کہ جون زر اور زیور مختلف ہے
ہی اپنے کام پر مامور ہر یک | نہین ہوتا خلاف اُسکے بلا شک
کہ جیسے تن ہی یک اعضا ہین اکثر | وہ افعالِ مخالف کے ہین مظہر
نہو گا یہ نہو گا ماسوا ہین | کہ آنکھو نسے سُنین کانو نسے دیکھین
ہی سر کا اور قدم کا کام نیارا | ذقن سے ہو نہ ابرو کا اشارا
ہین ایسے ہی ہر اک اعضا کی افعال | یہ ہی سب روح کی تاثیر ہر حال
یونہی ملک و ملک مین ہی مراتب | ہر اک شی مین تری تاثیر ہی سب
جو کل اشیا مین حیثیت ہی ظاہر | وہ سب حیثیت کے ہین مظاہر
ہی ہر یک شی مین شانِ بی‌نشانی | ہین اشیا سب حروف اور تو معانی
محیط النفس و آفاق تو ہے | احاطہ جو زمین پر ابر کو ہے

وہ برساتا ہے پانی بحر و بر میں ۔ ہوئی سیرابی جو سب اسکے اثر میں
کہیں پیدا ہوا گل اور کہیں خار ۔ ہیں پروردہ اسی کے دشت و گلزار
کہیں پیچاک اور سنبل کہیں ہے ۔ کہیں خرم سبزہ ہے اور گل کہیں ہے
کسی گل میں ہوا ہے عطر آمیز ۔ کسی گل میں فقط رنگ دل آویز
کسی میں رنگ و خوشبو متفق ہے ۔ کسی میں رنگ ہے اور بو ہے
کہیں ریحان کہیں او گر رہا چین ۔ کہیں حنظل ہوا پیدا اور کہیں تین
کہیں سنبل کہیں ہے مومیائی ۔ سراپا درد وہ اور یہ دوائی
کہیں وہ باعثِ قہر و کرم ہے ۔ کہیں وہ موجب شادی و غم ہے
وہی قطرہ وہی پانی وہی نم ۔ صدف میں گوہرا اور افعی میں ہے سم
کسی جا پر اگر پانی نہ برسے ۔ نہ خیر و شر ہو پیدا خشک و تر سے
مگر دکھتا نہیں اشیا میں پانی ۔ ہے تن میں روح کو جون بے نشانی
یوہیں سب میں ہے تیری شان یا رب ۔ دو عالم تن ہے اور تو جان یا رب
تو خالق ہے الٰہی خیر و شر کا ۔ تماشا ہے یہ سب تیرے اثر کا
کہیں کچھ ہی کہیں کچھ ہے کہیں کچھ ۔ مگر تیرے سوا یا رب نہیں کچھ
جو کچھ ہے تو ہے باقی گفتگو ہے ۔ نہ یہ ہے وہ ہے یک سامان ہو ہے

یہی ارباب عرفانکا ادب ہی — کہ ہر شی مظہر افعال رب ہے
یہ ہر سارا سبب تیرا ظہورا — کہ کل مظہر ہین سب تیرا ظہورا
ہین سب مجبور تو مختار یارب — یہ سب تیرا ہی کاروبار یارب
مین کیا ہون کون ہون کس کام کا ہون — مگر صورت مین پتلا نام کا ہون
الٰہی نام کو ہے نام میرا — برا ہی نام سے ہر کام میرا
نفخت فیہ من روحی تو بولا — کہین پردہ کہین پردہ کو کھولا
بہر صورت وہ صورت اور کچھ ہے — یہ بندہ کو ضرورت اور کچھ ہے
دعا کرنیکی ہے تعلیم تجھسے — دعا کرتا ہی اب تسلیم تجھسے
الٰہی مین ہون مجبور اور معذور — نکر معذور کو رحمت سے تو دور
الٰہی معصیت آگندہ ہون مین — گناہون سی بہت شرمندہ ہون مین
کہ تیرے روبرو کیا کیا کام — ہی پشت دفتر عصیان مرا نام
گئی سب عمر نافرمانیون مین — کٹے دن جہل ور نادانیون مین
مین بندہ ہون مگر لی بندگی ہون — سراپا بستۂ شرمندگی ہون
طفیل نیکمردان یا الٰہی — مٹا دی سب مرے دلکی سیاہی
الٰہی محو میرے بد عمل کر — سیاہی کو سفیدی سے بدل کر

مصفا دل سے آئینہ کو کر دے
جمالِ روح دیکھون وہ نظر دے

الٰہی تو مجھے میرا پتا دے
یہی پردہ ہے پردیکو اُٹھا دے

خوشی مین رنج مین راحت مین غم مین
ہنسی مین رونے مین الم مین ستم مین

شفا مین درد مین نفع و زیان مین
نسیمِ صبح مین بادِ خزان مین

چمن مین گل مین بلبل مین شجر مین
سکون و سیر مین صحرا مین گھر مین

بلند و پست مین ارض و سما مین
طبیعت مین حرارت مین ہوا مین

نہ روی ما سوا اللہ نظر ہو
ترا جلوہ مری مدِ نظر ہو

نئی رنگت نئی ہر ہر تجلّے
تجلّی در تجلّی در تجلّے

نظر مین میری بس جائے تو بس ہے
یہ تن جبتک مرے دل کا قفس ہے

نہ بھولون تجکو دل سے اور زبان سے
جدائی ہو نہ جبتک تن کو جان سے

زبان و دلکو ذکر و فکر بہتر
کہین یہ روح کے طائر کے دو پر

عطا کرتا کرون مین طیر یارب
کہ دیکھون لامکان کی سیر یارب

زبان پر ذکر ہو میری ہو اللہ
نہ آوے دلمین فکر ما سوا اللہ

محبت مین تری قائم رہون مین
تصور مین ترے دائم رہون مین

تفکر سے تصور سے نظر سے
ہر اک نفع و ضرر سے خیر و شر سے

دل و دیدہ تجلی آشنا ہو — حجاب دل نہ روے ماسوا ہو

غرض ہو فکر تیری ذکر تیرا — نہ آئی دلمین غفلت کا اندھیرا

کہونمین جگتی سوتے اللہ اللہ — کہونمین ہنستے روتے اللہ اللہ

کہونمین کہاتے پیتے اللہ اللہ — کہونمین مرتے جیتے اللہ اللہ

زباںکو ذکر سے وہ ایسی لذت — کہ پیتا ہی کوئی مصری کا شربت

ملے یون دلکو رقت کا مواسا — کہ جون پانیمین گھلتا ہے بتاسا

الٰہی ختم کرتا ہون مناجات — پذیرا کر تو اے قاضی حاجات

خداوندا مجھے مرنا ہی اکدن — یہ دنیا سے سفر کرنا ہی اکدن

سفر ہے دور کا اور سخت منزل — ہو رستہ خوف کا دلمین نہین دل

مجھے اوسدن کا ڈر ہی یا الٰہی — کہ بے توشہ سفر ہے یا الٰہی

تری رحمت کا توشہ ہو تو بس ہے — ہوس ہے تو یہی دلکو ہوس ہے

فرشتوں سے نہ ہو جاؤن ہراسان — الٰہی کر مری سکرات آسان

مدد ہو گی اگر اوس وقت تیری — تو ہو گی عاقبت محمود میری

تجھی یاد ای مرے مولا کرونمین — ترا دیدار دیکھون اور مرونمین

طفیل سرور عالم اسے آکہے — خوشی سے نکلے میرا دم الٰہی

نہو دلمین خیال غیر یارب — مرا کر خاتمہ بالخیر یارب

بحمد اللہ اگر رحمت ہو تیری — یقین ہو گی الٰہی قبر میری

کرم سے بھیج تو برکات یارب — رسول اللہ پہ صلوات یارب

ہین جتنے آل و اصحاب محمد — تو بھیج اون پہ خدا تسلیم بیحد

مناجات اصغر

الٰہی مین عاجز ہون معذور ہون — تو نزدیک ہو مجھسے مین دور ہون

الٰہی نہ مین نیککار نہین ہون — بہر حال تقصیر وار نہین ہون

الٰہی نہ مین کامگار نہین ہون — تری در کے امیدوار نہین ہون

الٰہی نہ کشور کشاؤ نہین ہون — گداؤ نہین ہون نے نواؤ نہین ہون

مین ناچیز ہون حسرت آگندہ ہون — گناہون کی کثرت سے شرمندہ ہون

خطا وار ہون اور زیانکار ہون — گنہگار ہون اور گران بار ہون

ہوا و ہوس مین پریشان ہون مین — خجالت سی سر در گریبان ہون مین

مین مجبور ہون اور تو مختار ہی — مین معیوب ہون اور تو ستار ہی

گدا ہون مین داور داور ہے تو — مین بندہ ہون اور بندہ پرور ہے تو

ترا فضل اکسیر ہے مس ہون مین — تو نگر ہے تو اور مفلس ہون مین

تو والی ہی وارث ہی بیکس ہون مین
تو دریائی مواج ہی خس ہون مین

مین خاشاک عصیان تو دریائی جود
مین ہون نیستی وجود اور تو ہی باوجود

مین بیجا ہون ثابت تری ذات ہی
مین فانی ہون باقی تری ذات ہی

مین نکمے کام ہون کام والا ہی تو
مین نکمے نام ہون نام والا ہی تو

اگر کام کا ہون تو ناکام ہون
دگر نام کا ہون تو بدنام ہون

تو حاکم ہی مالک ہے مختار ہی
دو عالم ترا عام دربار ہی

معطل ہو نہین اور تو ہی قدیر
نہین مشورت پر ترا دار و گیر

بقا ہی تجھے اور مجھے فوت ہی
مجھے موت ہی اور تو لاموت ہی

مین بے اختیار اور تو مختار کار
مین بے پردہ ہون یارب تو ہی پردہ دار

تو پانی مین سبزہ تو آتش مین خار
تو مطرب مین دف تو ہوا مین غبار

تو نغمہ مین بلبل تو شبنم مین گل
تو نالی مین نَے اور تو ساقی مین مُل

تو ہی گردباد اور مین خاشاک ہون
مین کیا خاک ہون خاک ناپاک ہون

خدایا مین عاجز ہون ناچیز ہون
نہین واقف ابتک کہ کیا چیز ہون

نہ مین مستحق آفرینش کا تھا
نہ حقدار دانش کا بینش کا تھا

تھا نابود خواہش نتھی بود کی
مشیت تری مجھکو موجود کی

مجھے اپنی خواہش سے پیدا کیا ۔ تو جسطور چاہا ہویدا کیا

جب آنکھیں کھلیں نور آیا نظر ۔ خدائی کا دستور آیا نظر

تقدس کا عالم نمایاں ہوا ۔ تماشا نیا دیکھہ شاداں ہوا

تقدس وہاں کا جو بہایا مجھے ۔ وہاں رہنا بسنا خوش آیا مجھے

فدا تہا میں اُس عالمِ پاک پر ۔ خوشی سے میں اُڑتا تہا افلاک پر

وہاں عرش پر طیر کرتا تہا میں ۔ بہشتوں میں جا سیر کرتا تہا میں

لطافت کے کشور کا خسرو تہا میں ۔ فضیلت کی منزل کا رہرو تہا میں

فرشتوں میں رتبہ سے برتر تہا میں ۔ مہ و مہر سے بھی منور تہا میں

مرے حسن کو دیکھکر بے قصور ۔ فدا مجہ پہ ہوتے تھے غلمان و حور

نہ تہا واں عبادت نہ کرنے کا ڈر ۔ علالت کا غم اور نہ مرنے کا ڈر

نہ سستی طبیعت پہ آئی کبھے ۔ نہ فکر اپنی صورت بتائی کبھی

کسی سے نہ آزردہ دل میں ہوا ۔ نہ افعالِ بد سے خجل میں ہوا

تہا ہر ایک علت سی پاک اور بری ۔ ہمیشہ تہا مصروف فرمان بری

الٰہی میں کیا جانوں کیا ہو گیا ۔ بھلا ہو گیا یا بُرا ہو گیا

وطن سی مجھے بے وطن کر دیا ۔ بلا جرم محبوس تن کر دیا

عدم سے تو ہستی مین لایا مجھے
بلندی سے پستی مین لایا مجھے

نہ سوچا مین آغاز انجام کا
بہلے کہلکے آخر بلا مین پہنسا

وہ میثاق کا دن وہ عہد الست
کیا مجکو تکلیف مین پائی شکست

مکافت ہوا سادے گے چھوڑ کر
ہوا قید آزادگی چھوڑ کر

سہدا ایک ہی علتین سیکڑون
رہی عزت اور ذلتین سیکڑون

سہی جائین گر ہون دو چار آفتین
یہ تن ایک ہی اور ہزار آفتین

اسی کو وطن سمجھے اور بس گئے
الٰہی کس آفت مین آپہنس گئے

غم اپنے وطن کا نہ کہائے کبھی
نہ اہلِ وطن یاد آئے کبھی

خیال اوس جہان کا رہا ہی نہین
وطن ایسا بہولے کہ تہا ہی نہین

الٰہی یہ دنیا ہے ناپائدار
رہے گا نہ کوئی رہا پائدار

نہ اس ملک کا شاہ و دیوان ہون مین
مسافر ہون دو دن کا مہمان ہون مین

حضوری تری چاہنے والا ہون مین
نہ اس ملک مین رہنے والا ہون مین

مجھے یاد جسدن وطن آئے گا
لحد مین اوسی دن یہ تن آئیگا

بنایا جہان تو نے دوزخ بہشت
ہی قبر اوس جہانکی در باز گشت

مین عاجز ہون ایسا کہ کوئی نہین
بنی نوع انسان بروے زمین

اگرچہ یہ غم وسے دہوتا نہین
پہ رحمت سے مایوس ہوتا نہین

تری راسے گر عدل پر آئیگے
تو قطرے بھی سے ورے ہو ہی جائینگے

اگر فضل پر اپنے آجائیگا
ہزارونکو میرے سے بخشائیگا

خدایا بحق رسول کریم
جو ہین بحر رحمت کے در یتیم

تو کر عفو کا گوشوارہ عطا
کرم سے مری بخشدے سب خطا

ہمیشہ ترا مجھپہ احسان ہے
کہ عاجز نوازی تری شان ہے

الٰہی تو تسلیم پر رحم کر
کہ بس ہے ترے اک کرم کی نظر

تو بھیج اپنی رحمت سوا اے ذوالکرام
نبی الورا پر درود اور سلام

درود اونکے ہو آل و اصحاب پر
سلام اونکے ہو جملہ احباب پر

قطعہ تاریخ طبع از نتائج افکار جناب مولوی محمد عزیز الرحمن صاحب المتخلص بہ ندیم سلمہ اللہ

قطعہ

ہوا جو فضل خدا سے یہ بحر عرفان طبع
کہ جس مین درج ہین توحید ہی کی سب باتین

کہا ندیم سے ہاتف نے مصرع تاریخ
یہ طبع ہو چکین تسلیم کی بنا جاتین

۱۳۱۵